ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم چہارشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ۔ سردرد اور بخار کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت گزشتہ تمام رات ناساز رہی جگر میں درد رہا۔ اور قے بھی آتی رہی۔ البتہ ضعف قلب کی شکایت اور پسینہ کی زیادتی رُک گئی۔ آج صبح سے درد جگر میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے۔ قے بھی رُک گئی ہے اور دل کی حالت بھی بہتر ہے۔ علاج حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر ایس اے لطیف صاحب اور ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے باہمی مشورہ سے ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر ایس اے لطیف صاحب تو مریضہ کی حالت کے پیش نظر حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے مکان پر ہی رہے۔ احباب صاحبزادی صاحبہ کی کاملہ و عاجل صحت کے لئے درد دل سے دعا کرتے رہیں۔

جلد ۳۰ | ۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۱ ہش | ۱۷ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ ھ | ۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۹

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۷ محرم ۱۳۶۱ ھ

حکومت برطانیہ اور جنگ

مسٹر چرچل نے ۱۹۴۰ء میں جب وزارت عظمیٰ کی اہم ذمہ واریوں کا بار اپنے کندھوں پر اُٹھایا۔ تو جنگ نے حالات کو نہایت ہی نازک بنا رکھا تھا۔ اس قدر نازک کہ مسٹر چرچل سوائے اس کے کچھ نہ کہہ سکے۔ کہ اس وقت میرے پاس پسینے۔ جفاکشی۔ خون اور آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ جو کچھ انہوں نے کہا تھا۔ اس میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ انہوں نے جانی اور مالی نقصانات پر آنسو بہائے۔ انہوں نے سلطنت برطانیہ کی حفاظت کے لئے خون پیش کرنے سے دریغ نہ کیا اور نہایت کٹھن اوقات میں محنت و جفاکشی کو انتہا تک پہنچا دیا۔ ان حالات میں جب انہیں محسوس ہوا۔ کہ دشمن کی بعض کامیابیوں کی وجہ سے ان کی حکومت کے خلاف بعض لوگوں میں کسی قدر بے اطمینانی پائی جاتی ہے تو انہوں نے ضروری سمجھا۔ کہ اپنے لئے اور اپنے دوسرے وزراء کے لئے دارالعوام کی طرف سے اعتماد کا اظہار کرائیں۔ تاکہ جنگ میں کامیاب ہونے کے لئے ہر قسم کی امداد با سانی حاصل کی جاسکے۔ چنانچہ انہوں نے یہ تحریک کی اور اس موقعہ پر جنگ کے حالات وضاحت کے ساتھ پیش کرتے ہوئے دعوت دی۔ کہ جو ممبر چاہے۔ آزادانہ نکتہ چینی کرے اور آزادی کے ساتھ حق میں یا خلاف جدھر چاہے اپنی رائے دے۔

اس پر پارلیمنٹ میں مفصل بحث ہوئی۔ بعض ممبروں نے تلخ و ترش باتیں بھی کہیں۔ لیکن حکومت کی طرف سے نائب وزیر اعظم نے اصل حالات اور مشکلات جب پیش کیں تو نکتہ چینی کرنے والوں کی بھی تسلی ہو گئی۔ اس موقعہ پر کہا گیا۔ کہ "یہ توقع نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ حکومت غلطیاں نہیں کرے گی۔ وہ اگر غلطی کرے۔ تو آپ اس کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کو بحیثیت مجموعی اس پر اعتماد کا اظہار کرنا چاہیئے۔ یہ توقع بے جا ہے۔ کہ ہم نے فتوحات کا ایک سلسلہ کیوں حاصل نہ کیا۔ ہمیں کبھی بھی چین نصیب نہیں ہوا۔ ہمیں ہر فوری خطرے کے بعد دوسرے فوری خطرے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ہمیں آزادانہ حرکت کے لئے کبھی معمولی سی جگہ بھی نہیں ملی مشورہ دینا آسان ہے۔ لیکن حالات کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ یہ خیال کرنا چاہیئے۔ کہ کن حالات کے ماتحت ہم سے کس قسم کی توقع کی جا رہی ہے ہمیں کبھی اس قدر اطمینان حاصل نہیں ہوا۔ کہ ہم کامیابی کی توقع کر سکیں۔ بلکہ یہ ایک حیرت انگیز معجزہ ہے۔ کہ ہم تباہ نہیں ہوئے"۔ چونکہ یہ جو کچھ کہا گیا تھا۔ واقعات کی بنا پر کہا گیا تھا۔ اس لئے نکتہ چین ممبروں پر بھی حقیقت ظاہر ہو گئی۔ اور جب رائیں طلب کی گئیں۔ تو سوائے ایک کے باقی سب حکومت کے حق میں تھیں۔ یہ مسٹر چرچل کی حکومت کی شاندار کامیابی ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ برطانیہ کے لوگوں کے حوصلہ۔ اور استقلال میں اب بھی کسی قسم کی کمی نہیں آئی بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ جنگ میں کامیاب ہونے کے لئے جدوجہد کرنے اور قربانیاں پیش کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔

اس میں شک نہیں۔ کہ حالات بہت نازک ہیں۔ خطرات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ دشمن زیادہ سے زیادہ مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ ہمت اور حوصلہ اگر قائم رہے۔ تو انجام بخیر ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ ان حالات میں اگر اہل ہند کو بھی مطمئن کرنے اور ان کا اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو بہت مفید نتائج پیدا ہونے کی توقع ہو سکتی ہے۔ ایک کانگرسی لیڈر نے حال میں یہ سچ کہا ہے۔ کہ اگر برطانیہ نے ہندوستان کو تیار کیا ہوتا۔ تو آج ۹ کروڑ جاپانیوں اور ۸ کروڑ جرمنوں کی ۴۰ کروڑ ہندوستانیوں کے مقابلہ میں کیا حقیقت تھی۔ لیکن گیا وقت تو اب ہاتھ آ نہیں سکتا۔ اب جو کچھ کیا جا سکتا ہے۔ وہ کرنا چاہیئے۔

اس وقت ہندوستان باوجود ایسے لوگوں کے جو حکومت سے ہندوستان کی آزادی کا وعدہ لینے کے بعد امداد دینا چاہتے ہیں موجودہ صورت میں اس کے لئے تیار نہیں جنگ میں جس قدر امداد دے رہا ہے۔ اس کا نہایت شاندار الفاظ میں اعتراف حکومت برطانیہ کی طرف سے حال میں بھی کیا گیا ہے اس کے ساتھ اگر ہندوستانیوں کو اپنے مستقبل کے متعلق خوش کن توقعات بھی دلائی جائیں۔ جو موجودہ حالات میں برطانیہ کے لئے کوئی مہنگا سودا نہیں۔ تو امداد دینے والے اور زیادہ جوش سے کام لیں گے۔ اور جو لوگ ابھی تیار نہیں۔ وہ بھی تیار ہو جائیں گے۔

چونکہ جنگ میں کامیاب ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے۔ کہ ہندوستان سے زیادہ سے زیادہ امداد حاصل ہو سکے۔ اور یہ اسی طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ اہل ہند کے جذبات اور احساسات کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ اس لئے ہم یہ مشورہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ جہاں اور پہلوؤں سے اس جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہی ہے۔ اور جرمنی کی مغلوب کردہ قوموں کو تسلی دیتی رہتی ہے۔ کہ ان کی آزادی بحال کی جائے گی۔ وہاں اہل ہند کو بھی مزید سیاسی حقوق دینے کی امید دلائے۔ پارلیمنٹ کی بحث میں ایک لیبر ممبر نے جو یہ کہا۔ کہ امید ہے۔ حکومت ہندوستان کے تمام ذرائع کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور وزیر اعظم نے ڈومینین کی حکومتوں کو جو پیشکش کی ہے۔ وہ ہندوستان کے باشندوں کو بھی پیش کی جائے۔ تاکہ لنڈن کی جنگی کیبنٹ میں ان کے نمائندے بھی شریک ہو جائیں۔ تو یہ کوئی بے جا امید نہیں۔

اٹھو ہند والو یہ وقتِ دعا ہے

یہ غفلت کی نیندیں بہت سو چکے ہو   بہت وقت باتوں میں تم کھو چکے ہو
عداوت کے پودے بہت بو چکے ہو   مصیبت کا وقت اب چلا آ رہا ہے
اٹھو ہند والو یہ وقتِ دعا ہے

بہت وقت جلسوں جلوسوں میں کھویا   تقاریر و بحثوں میں نفرت کو بویا
وہی کل کو کاٹے گا جو جس نے بویا   ہر اک فرد چھوٹا بڑا سو رہا ہے
اٹھو سونے والو یہ وقتِ دعا ہے

خبردار دھوکے میں ہرگز نہ رہنا   کہ ٹلتا نہیں پیاروں نبیوں کا کہنا
یہ جنگوں کا آنا عذابوں کا سہنا   سزائے عمل ہے قضائے خدا ہے
اٹھو ہند والو یہ وقتِ دعا ہے

نہیں ایشیا والو تم کو امن اب   اجڑنے لگے وہ تمہارے چمن سب
پھنسے شرق و غرب اب بلاؤں میں بیڈھب   کہ طوفاں برابر چلا آ رہا ہے
اٹھو ہند والو یہ وقتِ دعا ہے

بچو گے نہ تم ساکنانِ جزائر   بچانے پہ تم کو نہیں کوئی قادر
بچاؤ کی صورت نہیں ہے بظاہر   کہ نزدیک دورِ ستم آ چکا ہے
اٹھو ہند والو یہ وقتِ دعا ہے

اٹھی ہے یہ مغرب سے آتش فشانی   نہیں جس کا دُنیا میں کوئی بھی ثانی
یہ جنگِ جہاں اور ہے لامکانی   یہی آ رہی ہر طرف سے صدا ہے
اٹھو ہند والو یہ وقتِ دُعا ہے

تمہیں قصۂ نینوا یاد ہوگا   جو توبہ کرے گا نہ برباد ہوگا
جو غفلت میں سوئے گا ناشاد ہوگا   بلا آ رہی ہے غضب آ رہا ہے
اٹھو ہند والو یہ وقتِ دعا ہے

مسیحِ زماں ایک رحمت تھا لایا   وہ پیغامِ حق تھا جو اس نے سنایا
سنا تو نے اے ہند اور حق نہ پایا   اسی کو تو پھر سن یہی مدعا ہے
اٹھو سونے والو یہ وقتِ دُعا ہے

کرو گے جو توبہ اماں پاؤ گے تم   ایک آباد دنیا یہاں پاؤ گے تم
عداوت میں حق کی زیاں پاؤ گے تم   درِ توبہ اے پیارو اب بھی کھلا ہے
اٹھو ہند والو یہ وقتِ دعا ہے

نصیحت ہے مانو تم احمد کا کہنا   اگر تم کو باقی ہے دنیا میں رہنا
رضائے خدا سب سے بہتر ہے گہنا   اسی کی رضا میں تمہاری بقا ہے
اٹھو ہند والو یہ وقتِ دعا ہے

الٰہی کرم سے تو اپنے بچا لے   نہ کرنا ہمیں ظالموں کے حوالے
بجز تیری رحمت نہیں جو سنبھالے   ہمارے ہی اعمال کی یہ سزا ہے
اٹھو ہند والو یہ وقتِ دعا ہے

خاکسار عبدالحکیم احمدی سپلائی ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو شخص خدا کی وحدانیت پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم ہے

"تمام دُنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کرکے بھیجا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اسے دیکھ لیا۔ کہ دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے۔ جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۸-۱۹)

بقایا دار موصی احباب کے متعلق ضروری اطلاع

حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ جن لوگوں کی وصیت عدم ادائگی حصہ آمد کی وجہ سے منسوخ ہو جائے ان سے کسی اور قسم کا چندہ بھی نہیں لیا جاتا۔ تاوقتیکہ وہ اظہار ندامت اور توبہ کرکے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے معافی حاصل نہ کرلیں۔ اس لئے جو موصی صاحبان کسی وجہ سے اپنے چندے ادا نہیں کر سکتے ان کو چاہیئے کہ اپنی وصیتیں منسوخ کرالیں۔ ورنہ ان کی طرف سے چندہ عام وغیرہ بھی قبول نہیں کیا جائیگا۔ (ناظر بیت المال)

سائیکلوں کی ضرورت

اس وقت جبکہ سائیکلوں کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ اہم تبلیغی ضروریات کے لئے اس اعلان کے ذریعہ احباب کرام سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جو دوست اپنی سائیکلوں میں سے کوئی سائیکل تبلیغ کے لئے عطا فرما سکیں تو نظارت ان کی بہت ممنون ہوگی۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بقیہ صفحہ ۵

میں اس پر زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ ہاں قارئین کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ بغیر کسی قسم کی طرفداری کے سورۂ فاتحہ اور گاتیری منتر کا مقابلہ کرکے دیکھیں اور پھر بتائیں کہ پنڈت صاحب کا یہ کہنا کہ "قرآن محض کچھ وید منتروں کی تفسیر ہے۔ اور سورۂ فاتحہ اور گاتیری منتر برابر ہی فضیلت رکھتے ہیں"۔ چراغ کو سورج کے برابر بتانا نہیں تو اور کیا ہے۔ بلکہ یہ اس سے بھی بڑھ کر انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ کہ توحید مجسم کو مجسم شرک کے برابر بتایا ہے۔

ممکن ہے کوئی آریہ سماجی یہ کہہ کر لوگوں کو مغالطہ دینے کی کوشش کرے۔ کہ "اس میں" شلیش النکار "ہے جس کی رو سے سوتا کے معنی ایشور کے ہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ بات کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ النکاروں والی کتاب ساہتیہ درپن کے صفحہ ۵۴ پر لکھا ہے۔ کہ "وہ لفظ جو کثیر المعنی ہو یعنی اس کے کئی معنی ہوں۔ جب اسے بول کر اس کے سب کے سب معنی مراد لئے جائیں۔ تو وہ شلیش النکار ہوتا ہے"۔ یعنی کثیر المعنی لفظ کو بول کر اس کے سب معنی مراد لینا شلیش النکار ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ اول تو سوتا کے معنی ایشور کے آتے ہی نہیں۔ جیسا کہ گوپتھ برہمن نے اس کے بارہ معنی بیان کرکے اور ایشور کا کہیں ذکر تک نہ کرکے یہ بتا دیا ہے کہ سوتا کے معنی ہرگز ہرگز خدا کے نہیں۔ اس لئے اس منتر میں خدا کا ذکر تک نہیں۔ لیکن اگر بفرض محال ایک منٹ کے لئے تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ "چلو سوتا کے معنی ایشور بھی سمجھ لو"۔ تو پھر شلیش النکار کی رو سے اس منتر کے یہ معنی ہوں گے۔

"ہم پوجاری لوگ سورج دیوتا۔ چاند دیوتا۔ آگ دیوتا۔ بادل دیوتا۔ بجلی دیوتا۔ دن دیوتا۔ گرمی دیوی روح دیوتا۔ انسانی دل دیوتا۔ ہوا دیوتا۔ وید دیوی اور خدا کی روشنی۔ اور اس طاقت کو یاد کرتے ہیں۔ جو کہ لینے کے لائق ہے۔ یہ یہی مذکورہ بالا تیرہ دیوتا ہماری عقل کو بڑھائیں"۔

اب صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر سوتا کے معنی خدا فرض بھی کر لئے جائیں۔ اور ساتھ ہی آریہ سماج کی خاطر اس منتر میں شلیش النکار بھی مان لیا جائے۔ تب بھی یہ منتر ایسا پُر شرک کلام بنتا ہے۔ جسے سورۂ فاتحہ سے کوئی نسبت ہی نہیں۔

خاکسار۔ ناصر الدین عبداللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

رپورٹ کارگزاری سیکرٹری امور عامہ

پیشتر ازیں کئی بار اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ سیکرٹریان امور عامہ اپنی اپنی رپورٹیں باقاعدہ ہر مہینے کے شروع میں بھیجدیا کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت سی جماعتوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی جن جماعتوں میں اس وقت تک سیکرٹری امور عامہ کا تقرر عمل میں نہیں آیا۔ وہ جماعتیں باقاعدہ سیکرٹری امور عامہ کا انتخاب کرکے نظارت ہذا کو اطلاع دے کر منظوری حاصل کرلیں۔ بڑی بڑی جماعتیں اس طرف بہت جلد توجہ فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ)

تعلیم و تربیت

معاشرت کے میدان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ

اور

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اصلاح اعمال کے متعلق ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جماعت کو مخاطب کر کے اصلاحِ اعمال کی اہمیت اور ضرورت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت معمولی جماعتوں کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اس کے قیام کی غرض دُنیا کے موجودہ نقشہ کو بدل دینا ہے۔ اسلام کے عقائد پر درحقیقت اتنا حملہ نہیں ہے جتنا کہ اسلامی شریعت۔ اسلامی طریق اور اسلامی سُنت پر ہے۔" چنانچہ اگر ہم غور کر کے دیکھیں۔ تو جہاں احمدیت نے لوگوں کے عقائد میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا ہے۔ وہاں عملی دُنیا میں تغیر نہایت ہی قلیل نظر آتا ہے۔ عملی زندگی میں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم جو ہے۔ وُہ غیر تو غیر اپنی جماعت میں بھی ابھی تک پوری طرح قائم نہیں ہُوئی۔"

"ہمارا کام یہ تھا۔ کہ ہم خود اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے۔ اور تمام دُنیا میں ایک ایسا تغیر پیدا کر دیتے۔ کہ اپنے تو الگ رہے۔ غیروں کے اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھل جاتے۔"

حضور کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ ابھی ہمیں عملی میدان میں کس قدر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں احباب کے سامنے معاشرت کے متعلق چند امور رکھنا چاہتا ہُوں جن کی تعلیم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علمی اور عملی رنگ میں ہماری راہ نمائی کے لئے دی ہے۔ یہ امور میں اس امید اور خواہش کے ساتھ احباب کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ کہ وُہ اس امر کی اہمیت کو پوری طرح سمجھیں گے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کر کے دُنیا کے سامنے عملی نمونہ پیش کریں گے۔ دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور احباب جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ کے معاشرتی پہلو کی نسبت تحریر کرتے ہوئے حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب سیرت مسیح موعود میں لکھتے ہیں:-

"ایک دن خود حضرت فرماتے تھے۔ کہ فحشاء کے سوا باقی تمام کج خُلقیاں۔ اور تلخیاں عورت کی برداشت کرنی چاہئیں۔ اور فرمایا۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا۔ اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ ہے۔ کہ عورتوں سے لُطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔"

نیز حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ سیرت مسیح موعود میں ہی لکھتے ہیں:-

"ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا۔ کہ وُہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے۔ تو حضرت (مسیح موعود علیہ السلام) اس بات سے بہت کشیدہ خاطر ہُوئے۔ اور فرمایا۔ میرا یہ حال ہے۔ کہ ایک دفعہ مَیں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا۔ اور میں محسوس کرتا تھا۔ کہ وُہ بانگِ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے۔ باایں‌ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ مونہہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا۔ اور بڑے خشوع۔ اور خضوع سے نفلیں پڑھیں۔ اور کچھ صدقہ بھی دیا۔ کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔"

حضور کا یہ عمل اور ارشاد قرآن کریم کے حکم عاشروھن بالمعروف یعنی عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آؤ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہدایت کہ خیرکم خیرکم لاھلہ۔ یعنی تم میں سے افضل اور خیر و برکت سے بھرا ہُوا وُہی ہے جس کا سلوک اپنے اہل سے اچھا ہو کی عملی تفسیر ہے۔ جو لوگ اپنے گھروں میں اس حکم کو عملی طور پر جاری نہیں کرتے۔ وُہ جانتے ہیں۔ کہ ان کے گھر دوزخی زندگی کا ایک نمونہ ہوتے ہیں۔ جہاں ہر وقت عداوتیں۔ کینے اور ہر قسم کے تفرقے گھر کے آرام کو مکدر کرتے ہیں۔ سو اگر ہم قرآن کریم کے مندرجہ بالا ارشاد کی عملی تفسیر دیکھنا۔ اور اس پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے۔ اور اگر ہم اپنے گھروں میں جنت کا نمونہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات پر ہر وقت اور ہر لحظہ عمل پیرا رہیں۔ اور کوئی وقت ایسا نہ ہو۔ کہ حضور کے یہ ارشادات ہماری نظر سے اوجھل ہوں۔

مَیں ہر احمدی دوست سے چاہتا ہُوں۔ کہ وُہ ان ارشادات کو بغور پڑھے اور دیکھے کہ اس کا عمل اس بارہ میں کیا ہے؟ جب تک ہمارے اندر اپنے اہل سے اس رنگ میں حسن سلوک کرنے کا جذبہ اور عمل پیدا نہ ہو گا۔ ہم اس کامل تقوےٰ سے حصہ نہیں پا سکتے۔ جو دُنیا سے گم ہو چکا تھا۔ اور جس کے دوبارہ قیام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دُنیا میں مبعوث ہُوئے حقیقۃً یہی وُہ دینی صداقتیں اور دین کے حصے تھے جن کے دُنیا میں موجود اور قائم نہ ہونے کی وجہ سے دینِ اسلام ایک مردہ کی طرح ہو گیا تھا۔ اور شریعت اسلامیہ کا قیام دُنیا سے اُٹھ چکا تھا۔ جب تک ہم دوبارہ اس حصہ دین کو دُنیا میں اسی رنگ میں اپنے اندر قائم کر کے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ عام مسلمانوں اور غیر مذاہب کے لوگوں پر جو ہر جگہ بطور ہمسایہ ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ یہ ثابت نہ کر دیں گے۔ اس وقت تک ہم کبھی سچے طور پر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ذریعہ دین کا دوبارہ احیاء ہُوا ہے۔ اور شریعتِ اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔

کیا ابھی ہمارے اندر یہ خواہش اور جذبہ پورے طور پر کار فرما نہیں ہُوا۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی اغراض کو بوجہ آپ کی روحانی نسل اور جانشین ہونے کے دُنیا میں جلد سے جلد قائم کر دیں۔ اور دُنیا کو یہ دکھا دیں۔ کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے اپنی ذمہ داری کو پورا کر دیا ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اس کی استعانت کا ہاتھ ہماری طرف عنقریب بڑھے گا۔ اور بشریت کی وجہ سے جو نقائص ہماری کوششوں میں باقی ہیں اُن کو دُور کر کے ہمارے عملوں کو کمال تک پہنچا دے گا۔ اور اس طرح دُنیا کے سامنے بحیثیت مجموعی اسلامی شریعت کا معاشرتی پہلو عملی رنگ میں اس طرح آ جائے گا۔ کہ ہر دیکھنے والا اس سے متاثر ہُوئے بغیر نہ رہ سکے۔ کامل عمل جو اثر دُنیا میں پیدا کر سکتا ہے۔ وُہ زبانی باتوں سے کبھی نہیں ہُوا۔ اور نہ اب ہو سکتا ہے:

پس میں احباب جماعت کو اس جذبہ کے مدِنظر خلوصِ دل کے ساتھ تحریک کرتا ہُوں۔ کہ وُہ عقدِ ہمت باندھ لیں۔ اور سچی نیت کر کے اس کام کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں۔ اور اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم قائم کر کے دُنیا کو دکھا دیں۔ کہ قرآن کریم کی وُہ تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل اپنے عمل کے لحاظ سے دُنیا سے مفقود ہو چکی تھی۔ اس کو آپ کی روحانی نسل نے آپ کے منشاء کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق دوبارہ قائم کر کے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ جو اس سے قبل بہت زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔ اور اب ہم اپنے اس عمل کو پیش کر کے دُنیا کے لوگوں کو اس خوبصورت تعلیم کی طرف بلاتے ہیں۔ جو خالقِ فطرت اور رب العالمین کی طرف سے ہماری اور دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی غرض سے ہمیں دی گئی ہے۔ اور جس کے بغیر دُنیا میں کبھی حقیقی امن اور دیرپا صلح کی بنیاد قائم نہیں ہو سکتی۔ اس وقت دُنیا کی موجودہ حالت اور سخت بدامنی دُنیا کو بہت بُرے انجام سے ڈرا رہی ہے۔ دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس تعلیم کے ہر حصہ کو پوری صفائی اور کمال کے ساتھ صحیح رنگ میں قائم کر کے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے ہوں تا اللہ تعالیٰ کے فضل اس کے وعدہ کے مطابق ہمارے شاملِ حال ہوں۔ اور دُنیا دیکھ لے۔ کہ اب سوائے اس امر کے کہ اس تعلیم پر عمل کیا جائے اور کوئی راہ دُنیا میں حقیقی امن اور فلاح کے حصول کے لئے

غیر مبایعین کے ایک عقیدہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا کھلا کھلا فتوےٰ

امیر غیر مبایعین سے پانچ نہایت ضروری سوالات

اختلافات کی اصل غرض

دلوں کی حالت کو تو اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن بظاہر نظر ہمارے اور غیر مبایعین کے درمیان اختلاف کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیح مسلک اور حقیقی تعلیم پر عمل کیا جا سکے۔ غیر مبایعین اگر اپنے معتقدات خصوصی کو ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں تو یہی کہہ کر کہ ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی یہی اعتقادات رکھتے تھے۔ اور جب ہم اپنے عقائد غیر مبایعین سے منوانا چاہتے ہیں۔ تو اس وقت ہم بھی اس یقین سے لبریز ہوتے ہیں۔ کہ بفضلہ ہم حضرت اقدس کے صحیح مسلک پر قائم ہیں۔ پس اصل سوال ہمارے سامنے نبوت مسیح موعود یا کفر و اسلام وغیرہ کا نہیں۔ بلکہ اصل سوال جس پر فریقین کو ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کرنا چاہیئے۔ یہی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ٹھیک مسلک کیا تھا۔ کونسی جماعت اس پر عمل کر رہی ہے۔ اور کونسا فریق اس سے روگردان ہو چکا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر ہمارے دل و دماغ ذاتی بغض و عداوت سے پاک ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں سرشار تو اس سوال کا جواب کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کی بہت سی تحریرات ایسی ہیں۔ جو اس بات کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر دیتی ہیں۔ کہ مبایعین اور غیر مبایعین میں سے کونسا فریق حضور کے منشاء اور مسلک سے روگردانی کر رہا ہے۔ اگر یہ سچ ہے کہ ہمارا اختلاف ذاتی نہیں بلکہ ہم سب کا اصل مقصد حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام کے مسلک اور منشاء کو واضح کرنا ہے۔ تو یقیناً اپنے آقا و مولا کی ہر تحریر کے آگے ہر احمدی کو سر خم کر دینا چاہیئے اور زبان ساکت۔ اس وقت میں صرف ایک تحریر پیش کرتا ہوں۔

امیر غیر مبایعین کا خطرناک عقیدہ

الفضل کے صفحات میں ایک سے زیادہ مرتبہ عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب علی الاعلان اپنے اس عقیدے کا اظہار کر چکے ہیں۔ ”اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الٰہی ہے۔ پس جو شخص توحید الٰہی کا قائل ہوتا ہے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے“۔

(پیغام صلح ۱۷ مارچ ۱۹۴۱ء)

اس عقیدے کا صاف مطلب یہ ہے کہ مسلمان بننے کے لئے یا بالفاظ دیگر نجات حاصل کرنے کے لئے کسی نبی مامور حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایمان لانا ضروری نہیں۔ صرف توحید الٰہی کا اقرار کافی ہے۔ چونکہ یہ عقیدہ غیر مبایعین کے مسلمہ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اس لئے جب تک جملہ غیر مبایعین اس سے برأت کا اظہار نہیں کرتے۔ اس وقت تک یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ سب اسی عقیدہ میں اپنے امیر کے ساتھ متفق ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتوےٰ

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس عقیدہ کے متعلق ہم سب کے آقا و مولا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ سو حضور علیہ السلام کا کھلا کھلا فتوےٰ اور ناطق فیصلہ میں قارئین کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

(ا) ”جو لوگ ایسا عقیدہ رکھتے ہیں کہ بغیر اس کے کہ کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے صرف توحید کے اقرار سے اس کی نجات ہو جائے گی۔ ایسے لوگ پوشیدہ مرتد ہیں۔ اور درحقیقت وہ اسلام کے دشمن ہیں۔ اور اپنے لئے ارتداد کی ایک راہ نکالتے ہیں“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۹)

(ب) ”ایسا شخص کہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ مانتا ہو وہ نجات پا جائے گا۔ یقیناً سمجھو کہ اس کا دل مجذوم ہے۔ اور وہ اندھا ہے۔ اور اس کو توحید کی کچھ بھی خبر نہیں۔ کہ کیا چیز ہے۔ اور ایسی توحید کے اقرار میں شیطان اس سے بہتر ہے۔“ (ایضاً)

(ج) جب ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد نے اسی عقیدے کا اظہار کیا تو حضور نے اسے تحریر فرمایا۔

”آپ کا خط میں نے بہت افسوس سے پڑھا۔ اس خط کے پڑھنے سے صرف یہی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ آپ ہمارے اس سلسلہ سے خارج ہیں۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ دین اسلام سے بھی مونہہ پھیر رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ ہر ایک شخص جو یہود و نصاریٰ اور دوسری قوموں سے اللہ پر ایمان لائے۔ اور اپنے طور پر نیک عمل کرے۔ تو نجات پانے کے لئے یہی عمل اس کے لئے کافی ہیں۔ اگر ان آیات کے یہی معنی ہیں تو گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی غلطی کی۔ کہ دین اسلام کی دعوت کے لئے زمین میں خون کی نہریں چلا دیں۔ .... یہ عقیدہ ایک سخت گمراہ سید احمد خاں کا تھا۔“

(د) اسی عقیدہ کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کو حضور نے جماعت احمدیہ سے خارج فرما دیا۔ چنانچہ حضور اسے تحریر فرماتے ہیں۔

”میں آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں۔ ہاں اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شائع کریں۔ اور اس خبیث عقیدہ سے باز آ جائیں۔ تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے۔“ (الذکر الحکیم نمبر ۴)

مندرجہ بالا تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک (۱) ایسا عقیدہ رکھنے والا ”اسلام کا دشمن“ اور پوشیدہ مرتد ہے (۲) وہ ”دل کا مجذوم“ اور اندھا ہے (۳) یہ ایک ایسا ”گمراہ“ کر دینے والا عقیدہ ہے کہ اسلام سے بھی انسان کو خارج کر دیتا ہے۔ (۴) جو شخص ”اس خبیث عقیدہ“ سے باز نہیں آتا۔ وہ ہرگز سلسلہ احمدیہ میں نہیں رہ سکتا۔

غیر مبایعین سے خدا کے نام پر اپیل

اب جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا عقیدہ اور اس کے متعلق حضرت امام برحق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کھلا کھلا مگر دل کو ہلا دینے والا فتوےٰ قارئین کے سامنے ہے۔ ہر احمدی کہلانے والا شخص خود فیصلہ کرے۔ اور اپنے دل سے دریافت کرے۔ کہ غیر مبایعین کس حد تک حضرت اقدس کے مسلک اور حضور کے منشا پر عمل کر رہے ہیں۔ اگر حقیقت یہی ہے کہ سارے اختلافات کی اصل اور حقیقی غرض حضرت اقدس کا صحیح مسلک معلوم کرنا ہے۔ تو پھر یہ تحریر سارے اختلافات کا فیصلہ کر دینے کے لئے کافی ہے۔ میرے غیر مبایعین دوستو ذرا غور تو کیجئے اگر آج ہم میں ہمارے محبوب آقا و مطاع زندہ ہوتے۔ تو کیا وہ آپ کے اور آپ کے ”امیر ایدہ اللہ“ کے اس عقیدہ کے متعلق وہی کچھ نہ فرماتے۔ جو ڈاکٹر عبدالحکیم کو تحریر فرمایا۔ ہمارے تو دل کانپ اٹھتے ہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کی اس جرأت کو دیکھ کر کہ جس عظیم الشان ہستی کی غلامی اور مریدی کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اسی کے احکام اور ارشادات کی اتنی تحقیر اور پھر دعوےٰ یہ کہ ”ہم تو وہی کہتے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے خود کہا“ (برادران قادیان سے اپیل)

نہایت ضروری اور اہم سوالات

میں ایک ایک غیر مبایع بھائی سے اپیل کرونگا۔ کہ خدارا جائیے اور اپنے امیر سے دریافت کرے کہ (۱) آپ کیوں ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔ جسے آپ کے ”مرشد“ اور آقا نہایت خطرناک قرار دے چکے ہیں۔ اور جس کی موجودگی میں حضور اتنا گوارا نہ کرتے تھے کہ ایسا شخص جماعت میں رہ سکے۔

(۲) اس عقیدہ کی موجودگی میں آپ آخر کس دلیل اور کونسی منطق کی رو سے یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ ”ہم حضرت مسیح موعود کے مسلک پر قائم ہیں“

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی اس طرح کھلی کھلی توہین کرنے کے بعد آخر آپ کو کیا حق ہے۔ کہ آپ جماعت احمدیہ قادیان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک سے روگردانی کا الزام لگائیں۔ اور اسے مخاطب کر کے خاص انداز میں فرمائیں کہ ”میرے دوستو حضرت مسیح موعود کے مسلک پر قائم ہو جاؤ“۔

(۴) جب آپ اسی عقیدہ کی رو سے خود ہی کلمہ طیبہ کے ایک نہایت ضروری جزو ”محمد رسول اللہ“ کو منسوخ کر رہے ہیں۔ تو آخر آپ جماعت قادیان پر یہ الزام لگانے کی کس طرح جرأت کیا کرتے ہیں۔ کہ ”قادیانیوں نے کلمہ طیبہ منسوخ کی طرح قرار دے دیا ہے“۔

(۵) جب آپ اپنے ”پیر و مرشد“ کی یوں مخالفت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ تو کیا اپنی اس تحریر کے آپ خود مخاطب اول نہیں بن جاتے کہ ”یہ ضروری تھا کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈال دے۔ اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کر دے۔ نہ یہ کہ مرشد کہتا ہے کہ فلاں بات درست ہے تو مرید کہتا ہے مرشد نے سمجھا ہی نہیں۔ میں اس سے بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ بیعت کر لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے سامنے گستاخی ہے۔ اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی“ (ایک نہایت ضروری اعلان)

یہ سوالات نہایت ضروری اور اہم ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ غیر مبایعین بھائیوں میں سے کوئی صاحب ضرور اپنے امیر سے دریافت کر کے ان کا جواب [illegible]

کیا گایتری منتر اور سورۃ فاتحہ ایک ہی چیز ہیں؟

آریہ سماج کے مبلغ پنڈت لچھمن صاحب نے ایک رسالہ "مسلم آریہ ملاپ" لکھا ہے۔ اس کے شروع میں آپ نے ان تمام اعتراضات کو غلط اور بے بنیاد قرار دے دیا ہے۔ جو سوامی دیانند اور دیگر آریہ سماجیوں نے آجتک اسلام اور بانئے اسلام علیہ السلام اور قرآن کریم پر کئے ہیں۔ چنانچہ تبدیلئ رائے کا اعلان کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

"میں دین اسلام قرآن مجید اور حضرت محمدؐ صاحب کے متعلق تقریر و تحریر دونو ذریعوں سے نکتہ چینی کرتا رہا ہوں۔ لیکچر۔ مباحثے۔ مضامین ٹریکٹ۔ کتاب ہر ذریعے سے اسلام کی تردید کرنا اپنی زندگی بھر کے کام کا خاص جزو رہا ہے۔ مہرشی دیانند۔ پنڈت لیکھرام اور دوسرے آریہ ودوانوں کے زیر اثر آریہ سماج کی مجموعی رائے دین اسلام کے سخت خلاف رہی ہے۔ لیکن آریہ سماج کا ایک خاص اصول ہدایت دیتا ہے کہ "سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنے پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیئے" اس کے مطابق جب بھی اسلام میں مجھے کوئی صداقت سوجھی۔ میں نے اس کا اعتراف کیا۔ تاہم اس کل دوران میں بہیئت مجموعی میری رائے اسلام کے خلاف ہی رہی۔ مگر گزشتہ تین چار سال سے میرے دل میں یہ تحریک کام کرتی رہی۔ کہ مطابقت کے اس قدر پر ان اتفاقیہ امر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے زیادہ باریک بینی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ تراجم و تفاسیر سے آزاد ہو کر قرآن مجید کے اصل الفاظ پر مسلسل غور کیا گیا.... یہ طریق نہایت مؤثر ثابت ہؤا۔ حتّٰی کہ حقیقت الامر نے آج مجھے صاف اعلان کرنے پر مجبور کیا ہے۔ کہ حضرت محمدؐ صاحب اور قرآن کے متعلق میری رائے بدل گئی ہے۔ اور میں نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اسلام کے متعلق آریہ سماج کی نکتہ چینی کا رویہ جلد سے جلد بدل جائے" صـ۳۰۲

پنڈت جی کے الفاظ بالکل واضح ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ آجتک آریہ سماج اور بانی آریہ سماج نے جسقدر بھی اعتراضات اسلام بانئے اسلام علیہ السلام اور قرآن کریم پر کئے وہ سب کے سب غلط اور بے بنیاد ہیں۔

پھر پنڈت جی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"جس نیک نیتی سے متحرک ہو کر سوامی دیانند نے ویدک سورج کے آگے آئے ہوئے بادلوں کو چھن بھن کیا۔ اسی سپرٹ کے زیر اثر حضرت صاحب نے عرب دیش کے ناموافق حالات میں بھی قدیم اور سچے عالمگیر دھرم کا پرچار کیا" (کتاب مذکور صـ۲۵)

پنڈت جی کے ان الفاظ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم پر غور کرنے سے انہیں یہ معلوم ہؤا ہے۔ کہ اسلام۔ بانئے اسلام علیہ السلام اور قرآن کریم پر قطعاً کوئی درست اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ آجتک جس قدر بھی اعتراضات آریہ سماج یا بانئے آریہ سماج نے کئے وہ سب غلط اور لاعلمی و ناواقفیت کا نتیجہ ہیں۔ اور نیز یہ بھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول تھے۔ اسلام سچا اور عالمگیر مذہب ہے۔ اس صداقت کے اعتراف اور اظہار کے لئے پنڈت جی قابل مبارکباد ہیں۔ لیکن انہوں نے جو یہ لکھا ہے کہ "قرآن محض یجروید منتروں کی تفسیر ہے" اور "قرآن اور اسلامی لٹریچر میں سورۃ فاتحہ کی جو عظمت بیان کی گئی ہے۔ وہ سب صفتیں گایتری منتر کے اندر موجود ہیں" (صـ۱۶)

اس کے متعلق انہیں مزید غور و فکر کرنا چاہیئے کیونکہ ان کا یہ خیال قطعاً درست نہیں۔ اختصار کے ساتھ میں سورہ فاتحہ اور گایتری کا مفہوم پیش کرتا ہوں۔ جسے پڑھنے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ سورہ فاتحہ سے گایتری منتر کو کچھ نسبت ہی نہیں۔ سورہ فاتحہ قرآن کریم کی پہلی سورۃ ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔ الرّحمٰن الرّحیم۔ مالک یوم الدّین۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اھدنا الصّراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۝

ترجمہ:۔ وہ اللہ ہی ہے۔ جو سب کی سب تعریفوں کا مستحق ہے۔ یعنی کوئی ایسی خوبی نہیں جو کامل طور پر اس میں نہ ہو۔ وہی تمام جہانوں کی پرورش کرتا ہے۔ وہ رحمٰن ہے۔ یعنی بغیر محنت اور مبادلہ کے انعام کرنے والا ہے۔ اور رحیم ہے یعنے نیک اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے یعنی وہ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ وہی جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں تمام نعمتوں کی راہیں دکھا۔ اور منعم علیہ گروہ میں داخل کر۔ اور مغضوب اور ضال کی راہوں سے ہمیں بچا۔

ان آیات میں سے پہلی آیت میں خدا تعالےٰ کا نام اللہ آیا ہے۔ جس کے معنے جامع جمیع صفات کاملہ کے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سورۃ نے خدا تعالےٰ کی عظیم الشان صفات رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم اور مالک یوم الدین بتا کر یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ وہی ایک ذات پاک سب سے اعلےٰ ارفع سب کی مالک اور پروردگار ہے۔ اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ اس سورۃ میں انسان کو اس چیز کی پرزور الفاظ میں ترغیب دلائی ہے۔ جس کی استعداد انسانی فطرت کو روز اول سے ہی خدا تعالےٰ نے عطا فرمائی ہے۔ جو یہ ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی اے تمام صفات کاملہ کے مالک اور تمام عالموں کی پرورش کرنے والے اور بہت بہت رحم کرنے والے ہمارے خدا تو ہم کو اس گزشتہ پاک گروہ کا وارث بنا۔ جس پر تو نے اپنے انعامات کئے۔ اور اے ہمارے خدا ہم کو ان راہوں سے بچا جن پر چل کر بعض لوگ مغضوب اور ضال ہو گئے۔ اور تیرے انعامات سے محروم رہ گئے۔

الفاظ صراط مستقیم ایسے وسیع معنے اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کہ علاوہ دینی ترقیات کے دنیاوی ترقیات بھی سب کی سب ان میں آجاتی ہیں۔ ترقی۔ کامیابی اور سلامتی کا کوئی بھی ایسا طریق نہیں جو کہ صراط مستقیم کے وسیع حلقے سے باہر ہو۔ گویا کہ اس سورۃ میں جہاں خدا تعالےٰ کو ہی سب سے اعلےٰ اور ارفع اور عبادت کے لائق بنایا گیا ہے۔ وہاں انسان کو یہ دعا سکھا کر اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ کہ ہر قسم کی سلامتی اور ترقیات اور انعامات کا منبع محض خدا تعالےٰ ہی ہے۔ اور وہی اس قابل ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اور اپنی ہر قسم کی حاجت روائی کی دعائیں اس کے حضور کی جائیں۔ اس کے علاوہ نہ کوئی ذات تمام صفات حسنہ کی مالک ہے اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی حاجت روا ہے۔

ماحصل یہ کہ اس سورۃ نے خدا تعالےٰ کو خدائی شان میں پیش کرنے کے علاوہ انسان کو بھی توحید کے اعلےٰ مقام پر پہنچا دیا ہے۔ کیونکہ انسان کو وہ جامع دعا سکھائی گئی ہے۔ جس کے اندر تمام کی تمام دینی و دنیوی نعمتیں آجاتی ہیں۔ اور جس سے انسان ہر قسم کے شرک کی نجاست سے بکلی نجات پا کر اس اعلےٰ راستے پر چلنے لگتا ہے۔ جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ دو ایسی عظیم الشان خوبیاں اس سورۃ میں ہیں۔ جن کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ اس سورۃ کے سب مطالب بیان کرنے کے لئے تو ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ میں بخوف طوالت انہی چند سطروں پر اکتفا کرتے ہوئے اب گایتری منتر پیش کرتا ہوں۔ جو یہ ہے:۔

تَتْ سَوِتُر وَرینیم بھرگو دیوسیہ دھیمہی دھیو یونہ پرچودیات۔ یجروید ادھیائے ۳ منتر ۳۵: (ترجمہ) ہم سَوِتا دیوتا کی اس طاقت یا روشنی کو جو کہ لینے کے لائق ہے۔ یاد کرتے ہیں۔ وہ سوِتا دیوتا ہماری عقلوں کو بڑھائے

اس منتر میں صرف یہ دو باتیں ہی بیان ہوئی ہیں (۱) سوِتا دیوتا کی طاقت یا روشنی لینے کے لائق ہے (۲) وہ سوِتا دیوتا ہماری عقلوں کو بڑھائے اب دیکھنا یہ ہے کہ سوِتا کے کیا معنے ہیں۔ یعنی یہ کس کا نام ہے۔ سو یاد رہے کہ شتپتھ برہمن صفحہ ۲۳۰ پر لکھا ہے۔ آدتیو دیوہ سوِتا یعنی سورج سوِتا دیوتا ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بہت سی کتب میں بھی یہ لفظ سورج کے لئے آتا ہے۔ مگر گوپتھ برہمن میں سوِتا کے یہ بارہ معنے آئے ہیں۔ دیکھو صـ۱۱ و ۱۲ "دل[1]۔ آگ[2]۔ ہوا[3]۔ سورج[4]۔ چاند[5] دن[6]۔ گرمی[7]۔ بادل[8]۔ بجلی[9]۔ روح[10]۔ وید[11]۔ یگیہ[12]" نیز یاد رہے کہ ان مندرجہ بالا چیزوں کو ہی گوپتھ نے دیوتا مان کر ان کی عبادت کی ہے۔ جیسا کہ آدتیو دیوہ سوِتا یعنے سورج دیوتا ہی ہوتا ہے۔

ان معنوں کے اعتبار سے اس گایتری منتر کے یہ معنے ہوئے کہ "ہم پجاری لوگ سورج۔ آگ ہوا۔ بادل۔ بجلی وغیرہ وغیرہ بارہ چیزوں کی طاقت اور روشنی کو یاد کرتے ہیں۔ اور یہی ہمارے دیوتا ہماری عقل کو بڑھائیں" اس کے علاوہ اس منتر کا کوئی مطلب نہیں بنتا۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اس پر شرک اور عقل کے خلاف کلام کو سورہ فاتحہ سے کوئی مناسبت نہیں۔ (بقیہ صفحہ ۲ کالم ۲ کے نیچے ملاحظہ فرمائیں)

وصیت

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۴۷ :۔ منکہ عظیمن زوجہ نور احمد صاحب قوم ارائیں عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر جائیداد میری ثابت ہو اس کے دسویں حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصّہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ا۔ مہر بالعوض روپے بذمہ خاوند

ب :۔ ڈنڈیاں طلائی چار عدد وزنی ۲ تولہ قیمت ۹۰ روپے
ج :۔ پنڑیاں۔ کنگن۔ چوڑا۔ چھلبل نقرئی کل وزنی ۸۰ تولہ قیمت تقریباً پچاس روپے۔ اس جملہ جائیداد کی قیمت معہ مہر ۴۲۰ روپے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

العبد :۔ عظیمن بقلم خود۔
گواہ شد :۔ نور احمد سنوری بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد :۔ عبدالرحمٰن ...

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک خواہش

کیا آپ اسکے پورا کرنے میں کوشاں ہیں؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنیکا ارشاد کرتے ہوئے "الفضل" کے متعلق اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اسکے کم از کم پانچ چھ ہزار خریدار ہونے چاہئیں ہم "الفضل" کے خریدار احباب سے جن کے حلقۂ احباب میں یا جن کے علم میں ایک بھی احمدی ایسا ہے جو الفضل کے خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے۔ مگر اسے نہیں خریدتا۔ مؤدبانہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا انہوں نے حضور کی اس مبارک خواہش کو پورا کرنے کیلئے ایسے احمدی دوست کو "الفضل" کا خریدار بننے کی تحریک فرمائی؟

اگر کسی وجہ سے آپ کو ابھی تک اس کا موقعہ نہیں ملا۔ تو آپ کا فرض ہے۔ کہ سب سے پہلی فرصت میں یہ ضروری تحریک فرما کر اپنے پیارے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں

حضور نے توسیع اشاعت کو ایک اہم فرض قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس درخت کو پانی نہ ملتا ہے۔ وہ خشک ہوجاتا ہے اور اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے اخبار بھی پانی کا رنگ رکھتے ہیں۔ اسلئے ان کا مطالعہ ضروری ہے۔"

نیازمند منیجر "الفضل" قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری حمید اللہ صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ چہارم پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۴۵۲

غلام رسول ولد پیر بخش قوم شیخ مالک دوکان موسومہ پیر بخش غلام رسول صدر بازار ڈلہوزی مدعی

بنام حاجی عبد اللہ۔ ایس۔ ایم سکندر عبد اللہ شومیکر دیولالی کیمپ ضلع ناسک صوبہ بمبئی

دعویٰ ۶/۲/۴۲ء

بنام حاجی عبد اللہ شومیکر دیولالی کیمپ ضلع ناسک صوبہ بمبئی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ حاجی عبد اللہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام حاجی عبد اللہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر حاجی عبد اللہ مذکور

تاریخ ۲۶/۲/۴۲ کو مقام پٹھانکوٹ

حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۲/۱/۴۲ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو۔ یکم فروری۔ جاپانی امپیریل ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی فوجوں نے ڈچ بورنیو کے دارالسلطنت پونٹیانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر سنگاپور سے ہوائی رستہ سے چار سو میل اور بٹاویہ سے ۴۵۰ میل ہے۔

سنگاپور۔ یکم فروری۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی سپلائی کے تمام رستے بند کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس جزیرہ کی حالت بری ہو گی۔ آبادی دس لاکھ ہے۔ جاپانی جوہور کے ہوائی اڈوں سے شدید بمباری کریں گے۔ ممکن ہے جوہور کے کنارے پر توپیں نصب کر کے بھی گولہ باری کی جائے۔ بحری گولہ باری کے امکانات بھی ہیں۔ برطانی فوجوں نے ساحل کے ساتھ ساتھ سرنگیں بچھا دی ہیں۔ اس لئے جاپانی آسانی سے قریب نہ آ سکیں گے۔ پانی کی بہم رسانی میں بھی دقتیں پیش آ سکتی ہیں اور خوراک کی کمی بھی مشکل پیدا کر سکتی ہے۔ بقول مسٹر چرچل سنگاپور کا فوری مستقبل خون مشقت پسینہ اور آنسو ہیں۔

سنگاپور۔ یکم فروری۔ جزیرہ کے ساحلی رقبہ کا شمالی علاقہ تو پچھلے دنوں خالی کر دیا گیا تھا۔ لیکن آج شمال مشرقی اور مغربی وجنوبی ساحلوں کے نچلے حصے خالی کر دیئے جانے کے احکام جاری کر دئے گئے ہیں۔ گورنر سنگاپور نے ایک انٹرویو میں کہا کہ سنگاپور کو خالی نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ اسکی پورے طور پر حفاظت کیجائیگی۔

ملبورن۔ یکم فروری۔ آسٹریلین وزارت کی آج کی میٹنگ کے بعد وزیر جنگ نے اعلان کیا کہ آسٹریلیا کی ڈیفینس کے سلسلہ میں اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔

رنگون۔ ۲ر فروری۔ مسٹر چرچل کی طرف سے گورنر برما کو اطلاع ملی ہے کہ برما میں کمک بہت جلد پہنچ رہی ہے۔ اس طرح چینی فوجوں کو بھی ہم باقاعدگی سے زیادہ سے زیادہ کمک بھیجتے رہینگے۔

لنڈن۔ یکم فروری۔ ملک معظم نے گورنر سنگاپور کو ہمدردی کا تار ارسال کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اہل سنگاپور نے اس امتحان کے وقت میں جس صبر اور پامردی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ قابل فخر ہے۔

واشنگٹن۔ یکم فروری۔ امریکن وزیر بحر کرنل ناکس نے آج اعلان کیا۔ کہ امریکن بیڑے کے لئے ہر سال تیس ہزار ہواباز تیار کرنے کا پروگرام تیار کیا گیا ہے۔

قاہرہ۔ یکم فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جرمن فوجیں بن غازی سے جانیوالی سڑک پر شمال مشرق کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ کل برطانی فوج مراعو کے مقام پر اس سے متصادم ہوئی۔ رائل ایرفورس نے بن غازی اور مسوس کے علاقہ میں دشمن کے مشینی دستوں پر بمباری کی۔ اور متعدد لاریاں تباہ کر دیں۔

ماسکو۔ یکم فروری۔ سوویٹ ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں کے متعدد سپاہی بغاوت کر کے مشرقی جرمنی کے جنگلوں میں بھاگ کر جا رہے ہیں۔ انہیں پکڑنے کے لئے ایک خاص فوج بھیجی گئی ہے۔ جرمن حکام اس صورت سے سخت پریشان ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہٹلر نے مجبور ہو کر جرمن فوج کے تیرہ تازہ دم ڈویژن اور میدان میں اتار دئے ہیں۔ جنوبی محاذ پر جرمنوں نے جوابی حملے شروع کئے تھے جنہیں پسپا کر کے روسی فوجیں اب نیپروپیٹروسک کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

کراچی۔ یکم فروری۔ سندھ گورنمنٹ نے کراچی کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اب دیر کرنے کا وقت نہیں۔ انہیں فوراً پناہ گاہیں کھودنی چاہئیں۔ کراچی میں گو زمین دوز پناہ گاہوں کی تیاری میں مشکلات ہیں۔ لیکن پھر بھی لوگوں کو اپنے باغوں یا گھروں میں فوراً پناہ گاہیں تیار کرنی چاہئیں۔

روم۔ یکم فروری فاسسٹ پارٹی کے قیام کی انتیسویں (۲۹) سالگرہ پر مسولینی نے آج تقریر کی۔ اس میں اطالوی سپاہیوں کی بہادری کی خوب تعریف کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج تک وہ فتحیاب رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی فتح ان کے قدم چومے گی۔

چنگکنگ۔ یکم فروری۔ چینی گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کینٹن کے قریب جاپانی فوجیں شکست کھا کر بھاگ نکلی ہیں۔ اور چینی فوجوں نے شہر پوکلو پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ تیس ہزار ٹن سامان جنگ ہر روز برما روڈ کے رستہ چین جا رہا ہے۔ ہر روز کم سے کم پانچ ہزار لاریاں اس سڑک پر چلتی ہیں۔ چین کے تمام محاذوں پر جاپانی پسپا ہو رہے ہیں۔

دہلی۔ یکم فروری۔ ممکن ہے حکومت برطانیہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں مزید ہندوستانی ممبر شامل کرے۔ اور تمام آئی۔ سی۔ ایس ممبروں کو نئے عہدوں پر بھیجدے۔

رنگون۔ یکم فروری۔ مولمین کو خالی کرتے وقت وہاں سے تمام ضروری ذخائر نکال لئے گئے۔ اور اتحادی فوجیں اوپر دریائے سالوین کی طرف ہٹ گئی ہیں۔ جاپانی ہوائی جہاز چوبیس (۲۴) گھنٹے سرگرم کار رہے۔ سنگاپور پر بھی متعدد ہوائی حملے ہوئے۔

سنگاپور۔ یکم فروری۔ ریاست جوہور کے سلطان اور انکی بیگم جاپانیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے ہیں۔ گرفتاری سے تھوڑی دیر قبل رائٹر کے نمائندہ سے آپ نے کہا۔ کہ میری رعایا مجھے اپنا روحانی پیشوا بھی سمجھتی ہے اس لئے خواہ کچھ ہو۔ میں اس کے مفاد کی نگہداشت کے لئے یہیں رہونگا۔

وارادھا۔ یکم فروری۔ گاندھی جی نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گئو رکھشا تعمیری پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ اور ہر کانگرسی کو اسے اپنا شیوہ بنا لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ نہ صرف ہندوؤں کو بلکہ مسلمانوں کو بھی گئو رکھشا اور اس کی نسل کی افزائش کی کوشش کرنی چاہیئے۔

میکسیکو۔ یکم فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آج ایک بندرگاہ میں نو جاپانی جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔ یہ لوگ خفیہ ریڈیو کے ذریعہ جاپان کو خبریں بھجواتے تھے۔

ہیلسنکی۔ یکم فروری۔ فن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ فن لینڈ میں برطانیہ۔ آسٹریلیا۔ جنوبی امریکہ۔ نیوزی لینڈ۔ کینیڈا شمالی آئرلینڈ اور روس کی تمام جائیدادیں ضبط کر لی گئی ہیں۔ نیز ان تمام ممالک کے بنک اور فیکٹریاں بھی۔ اس حکم میں امریکہ کا کوئی ذکر نہیں۔

نیویارک۔ یکم فروری۔ آج امریکن اخبارات نے لکھا ہے کہ سنگاپور کے مستقبل کا دارو مدار وہاں برطانیہ کی ہوائی طاقت اور کمک پہنچنے پر ہے۔ کمک روانہ ہو چکی ہے اور بہت جلد وہاں پہنچنے والی ہے۔

ٹوکیو۔ یکم فروری۔ جاپانی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی فوجوں نے ڈچ بورنیو میں سنبھاس کے مقام پر بھی قبضہ کر لیا ہے اس کے علاوہ سلز ووک میں سنگوٹ کے ہوائی اڈہ پر بھی۔ یہاں انہیں سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔

رنگون۔ یکم فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ برما میں سالوین کی لڑائی کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔

سنگاپور۔ یکم فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ رات کے وقت برطانی توپخانوں نے جوہور کے رسل و رسائل کے ذرائع پر شدید گولہ باری کی۔

لنڈن۔ یکم فروری۔ مسٹر چرچل نے رنگون کو بچانیوالے ہوابازوں اور بندرگاہ کے محافظ دستوں کے نام ایک پیغام ارسال کر کے ان کی خدمات پر اظہار مسرت و اطمینان کیا ہے۔

لنڈن۔ یکم فروری۔ یہاں کے فوجی حلقوں کی رائے ہے۔ کہ ڈچ بورنیو کے دارالسلطنت پونٹیانگ پر جاپانی قبضہ کے نتیجہ میں جاپانی فوجیں بانکال اور بالی اون پر آسانی سے حملے کر سکیں گی۔ یہ دونوں جزیرے سماٹرا کے ساحل سے قریب سنگاپور کے جنوب میں ہیں۔ اگر ان جزیروں میں دشمن کو کامیابی ہو گئی۔ تو وہ سماٹرا کے مشرقی ساحل پر بحری اڈے حاصل کرنے میں شاید کامیاب ہو جائے۔

سنگاپور۔ یکم فروری۔ گورنر نے ایک براڈکاسٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سنگاپور کی جنگ بہت سخت ہو گی۔ جو مرد۔ عورتیں اور بچے سنگاپور سے جانا چاہیں۔ انہیں بھیجنے کا انتظام کر دیا جائیگا۔

کلکتہ۔ یکم فروری۔ آج سنگاپور سے پناہ گزینوں کے دو جہاز یہاں پہنچے۔ ان میں چھ سو اشخاص تھے۔ جن میں برطانی۔ امریکن اور ہندوستانی شامل ہیں۔ رنگون سے بھی دو سو پناہ گزینوں کا ایک جہاز یہاں پہنچا ہے۔

دہلی۔ ۲ر فروری۔ پنجاب کے تاجروں کی ہڑتال سے ہمدردی کے طور پر آج دہلی اور نئی دہلی کے تاجروں نے بھی ہڑتال کی۔

بھائی عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی